سوال

(219)کیا "طلع البدر علینا "ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا "طلع البدر علینا "ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن محمد بن عائش فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں بچوں اور بچیوں نے یہ کہا :

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

یہ ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے تفصیل (الضعیفتہ598)

اس حوالہ سے مزید وضاحت حسب ذیل ہے۔

امام بیہقی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جیساکہ (تاریخ ابن کثیر23/5) میں لکھا ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں : کہ :

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے تشریف لاتے ہوئے (یہ قصیدہ پڑھا گیا)تاکہ اس وقت جب آپ ثنیات الوداع مقام کی طرف سے مدینہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔"

اسی بات کو امام ابن الجوزی رحمة اللہ علیہ نے تلبیس ابلیس ص251 "پر جزم سے بیان کیا ہے لیکن محقق ابن القیم رحمة اللہ علیہ زادالمعاد13/3"میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ ظاہری نظر آنے والا وہم ہے اس لیے کہ "ثنیات الوداع "شام کی سمت ہے جسے مکہ سے مدینہ آنے والا دیکھ سکتا ہے۔ نہ ہی اس کے پاس سے گزر سکتا ہے جب تک کہ وہ

شام کی طرف رخ نہ کرے۔"

اس کے باوجود اس تحقیق کے لوگ ہمیشہ اس کے خلاف رہے ہیں اور یہ واقعہ بھی ثابت نہیں۔

تنبیہ :

امام غزالی نے اس واقعہ میں یہ بات زائد بیان کی ہے کہ وہ عورتیں بچے بچیاں، یہ قصیدہ دف بجاتے ہوئے ترنم سے گا رہی تھیں۔

علامہ عراقی نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اس قصیدے میں دف اور ترنم کا ذکر نہیں ہے۔"

اور اس کی وجہ سے بعض لوگ اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے نبوی اشعار کے جواز پر استدلال کرتے ہوئے دھوکے میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ پس انہیں کہا جائے گا کہ "پہلے عرش ثابت کرنا پھر نقش نگار" اور اگر یہ قصہ ثابت بھی ہو جائے تو بھی ان کا مدعی ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ (الضعیفتہ :589) میں تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ (نظم الفرائد :167-168/1)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

احادیث کے علل اور روایات پر نقد کا بیان صفحہ :290

محدث فتویٰ